السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا احادیث میں پانی سے استنجاء کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے، کیا صحابہ کرام استنجاء کے لئے پانی کا استعمال نہیں کرتے تھے، اس سلسلہ کے متعلق قرآن وحدیث کے مطابق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قضاء حاجت کے بعد ڈھیلوں سے استنجاء کرنا جائز ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت آئی ہے لیکن پانی کے ساتھ استنجاء کرنا افضل ہے کیونکہ اس سے نجاست اور اس کے اثرات مکمل طور پر زائل ہو جاتے ہیں جبکہ ڈھیلوں کے استعمال سے نجاست کے کچھ نہ کچھ اثرات باقی رہ جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات طہارت کے لئے پانی استعمال کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا: ''اپنے شوہروں کو پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا حکم دو کیونکہ میں ان سے حیا کرتی ہوں، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''[1]

اس کے علاوہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس (بستی) میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔''[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ آیت اہل قباء کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے۔[3]

پانی کے ساتھ استنجا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اظہار محبت کرنا اور اس آیت کریمہ کو نازل کرنا اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے، اگرچہ بعض روایات میں کچھ صحابہ کرام سے پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کی کراہت منقول ہے، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن صحیح احادیث کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن الترمذي، الطھارۃ: ۱۹۔

[2] التوبة: ۱۰۸۔

[3] سنن أبي داود، الطھارۃ: ۴۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:59

محدث فتویٰ